43737 - امام ہکلا ہے، اور بعض مقتدیوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس نے قرآت کی ہے

سوال

ہمارا امام حروف کو ایك دوسرے سے بدل دیتا ہے، اور ہم میں اس سے زیادہ بہتر حافظ اور اچھی قرآت کرنے والے بھی ہیں، اس موصوف کی امامت کا حکم کیا ہے؟
اور امام سے زیادہ حافظ اور فصیح مقتدی کی غیر فصیح امام کے پیچھے نماز کا حکم کیا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (50536) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ ہکلا پن والے امام (جو حروف کو ایك دوسرے میں بدل دیتا ہے) کی امامت میں علماء کرام کا اختلاف ہے.

صحیح یہی ہے کہ اس کی امامت صحیح ہے، لیکن اولی اور بہتر یہی ہے کہ صحیح قرآت والے شخص کو آگے کیا جائے.

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب امی شخص جو فاتحہ بھی نہ جانتا ہو اپنے جیسے امی شخص (یہاں امی سے مراد وہ شخص ہے جو سورۃ فاتحہ کی قرآت صحیح نہ کر سکے) کی امامت کروائے تو نقص میں برابری کی بنا پر اس کی نماز صحیح ہے، اور اگر امی شخص قاری (یہاں قاری سے مراد وہ شخص ہے جو فاتحہ کو اچھی طرح پڑھ سکے) کی امامت کروائے تو یہ صحیح نہیں، مذہب بھی یہی ہے.

اس کی علت یہ ہے کہ: مقتدی امام سے زیادہ بہتر حالت والا ہے، تو پھر اعلی حالت والا شخص ادنی اور کم حالت والے شخص کی اقتدا کیسے کر سکتا ہے.

دوسرا قول یہ ہے کہ: یہ امام احمد کی ایك روایت ہے:

امی کے لیے قاری کی امامت کروانا صحیح ہے، لیکن اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ اس میں کچھ نہ

کچھ درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہوتی ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" قوم کی امامت ان میں سے کتاب اللہ کا سب سے زیادہ حافظ شخص کروائے "

اور پھر اختلاف کی رعائت رکھتے ہوئے بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے.

" اور اگر وہ اس کی اصلاح کی قدرت رکھتا ہے تو اس کی نماز صحیح نہیں "

یعنی: اگر امی شخص اس غلطی کی اصلاح کرنے کی قدرت رکھتا ہو جو معنی کو بدل دے اور وہ اصلاح نہ کرے تو اس کی نماز صحیح نہیں، اور اگر وہ قدرت نہیں رکھتا تو امامت کے بغیر اس کی نماز صحیح ہے، لیکن وہ اپنے جیسے شخص کی امامت کروا سکتا ہے.

لیکن صحیح یہ ہے کہ: اس حالت میں اس کی امامت صحیح ہے؛ کیونکہ وہ سورۃ فاتحہ کو صحیح ادا کرنے سے معذور ہے، اور اللہ تعالی سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تم اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو .

اورایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

اللہ تعالی کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا .

بعض دیہاتوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سورۃ فاتحہ صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتے، ہو سکتا ہے کہ آپ اسے اہدنا یعنی الف پر زبر پڑھتا ہوئے سنیں، کیونکہ وہ اسی طرح پڑھے گا جس کا عادی ہے، اس کے علاوہ پڑھ ہی نہیں سکتا، غلطی کی اصلاح سے عاجز شخص کی نماز صحیح ہے، لیکن جو شخص غلطی کی اصلاح کرنے کی قدرت اور طاقت رکھتا ہو اور وہ غلطی معنی کو بدل دیتی ہو تو اس کی نماز صحیح نہیں ہو گی.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 248 - 249).

جو شخص قرآت اچھی نہ کر سکتا ہو اسے آگے نہیں کرنا چاہیے چاہے وہ حافظ قرآن ہی ہو، بلکہ امامت کے لیے اسے آگے کیا جائے جو اچھی قرآت کر سکے اور حروف کو اس کے مخرج سے ادا کرے، اس کے ساتھ ساتھ وہ نماز کے احکام بھی جانتا ہو.

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: " امامت کے لیے اولی اور بہتر وہ شخص ہے جو زیادہ قاری اور نماز کی سمجھ رکھتا ہو"

کیا زیادہ قاری سے مراد زیادہ اچھا پڑھنے والا جس کی قرآت مکمل ہو اور حروف کو مخرج سے ادا کرنے والا ہو، اور صحیح طریقہ سے ادا کرتا ہو، یا کہ زیادہ قرآت کرنے والا شخص مراد ہے ؟

جواب:

اس سے مراد یہ ہے کہ:

جو زیادہ اچھا پڑھتا ہو، یعنی جو تجوید کے ساتھ قرآت کرے، اس سے مراد وہ تجوید نہیں جو اس وقت غنہ اور مد وغیرہ سے معروف ہے، قرآن میں اچھی آواز اور غنا شرط نہیں، اگرچہ اولی اور بہتر یہ ہے کہ اچھی آواز والا ہو لیکن یہ شرط نہیں.

قولہ: " نماز کی سمجھ رکھتا ہو "

یعنی جو شخص نماز کی فقہ کو سمجھتا ہو، وہ اس طرح کہ اگر نماز میں کوئی غلطی وغیرہ ہو جائے تو اسے شرعی احکام پر تطبیق کر سکتا ہو..

یہ تو امامت کی ابتدا میں ہے، یعنی اگر جماعت کا وقت ہو جائے اور وہ کسی شخص کو امامت کے لیے آگے کرنا چاہیں، لیکن اگر مسجد کا کوئی مستقل امام ہو اور اس میں امامت کی ممانعت کی کوئی چیز نہ پائی جائے تو وہ ہر حالت میں اولی اور مقتدم ہو گا.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 205 ـ 206) مختصرا

دوم:

اچھی قرآت کرنے والے شخص کو زیبا نہیں کہ وہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھے، اور کسی ایسے شخص کو آگے کردے جو قرآت اچھی نہیں کرسکتا، کیونکہ اس میں درج ذیل فرمان نبوی کی مخالفت ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ان کی امامت وہ شخص کرائے جو کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو .... "

صحیح مسلم حدیث نمبر (673).

قولہ: " يؤم القوم "

طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ امر کے معنی میں ہے، یعنی ان کی امامت وہ کرائے .

فتح الباری میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ مخفی نہیں کہ زیادہ قاری کو آگے کرنا اس طرح ہے کہ وہ نماز کے حالات کی معرفت رکھتا ہو، لیکن اگر وہ اس سے جاہل ہو تو بالاتفاق آگے نہیں کیا جائیگا. انتہی

واللہ اعلم .